© rasailojaraid.com



# دستور ۱۹۷۳ء میں "نویں ترمیم" کے لیے قرارداد

۱۶؍ اکتوبر ۸۵ء کو یہ قرارداد قومی اسمبلی نے اپنے اجلاس میں حکومتی پارٹی اور آزاد گروپ کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تحت متفقہ طور پر منظور کی۔

(۱) قومی اسمبلی متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ اس کے آئندہ اجلاس میں ایک نئے دستوری ترمیمی بل کے ذریعے درج ذیل دستوری ترامیم کی جائیں:

**الف:** آرٹیکل نمبر ۲ میں "اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہے" کے بعد اضافہ کیا جائے کہ "قرآن و سنت ملک کے بالاترین (سپریم) قانون اور پالیسی بنانے اور قانون سازی کے لیے اصل منبع ہوں گے"

**ب:** آرٹیکل نمبر ۲۰۳ ب (ج) میں ترمیم کی جائے۔ تاکہ درج ذیل کو مؤثر بنایا جا سکے۔

(i) قانون کی تعریف درج ذیل ہو گی:

"قانون میں کوئی بھی رواج یا رسم جسے قانون کی طاقت حاصل ہو شامل ہے۔ لیکن اس میں دستور شامل نہیں ہے"

(ii) جملہ کا بقیہ حصہ "مسلم پرسنل لاء" سے لے کر "آخری لفظ" تک حذف کر دیا جائے۔

(iii) ایک وضاحتی شق کا اضافہ کیا جائے تاکہ مالیاتی بینکاری سے متعلق معاملات میں فیڈرل شریعت کورٹ متعلقہ ماہرین کے مشورے کے بعد متعین اقدامات اور ایک مقررہ مدت کی سفارش کرے گی جس مدت میں متعلقہ قانون ساز ادارے کو ضروری اقدامات کرنے ہوں گے۔ تاکہ قانون کو اسلام کے ضابطوں کے مطابق بنایا جا سکے۔

(۲) مزید براں قومی اسمبلی یہ قرارداد بھی منظور کرتی ہے کہ وزیراعظم ایک کمیشن قائم کریں جو



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



چھ ماہ کے اندر اندر پارلیمنٹ کو رپورٹ دے کہ اس قرارداد کے پیراگراف نمبر۱- اور دستور کے آرٹیکل نمبر ۲-اے کو پورا کرنے کے لیے دستور میں مزید کن ترامیم و تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔

(۴) یہ کمیشن ملک میں نفاذِ اسلام کے عمل کو تیز بنانے کے لیے اقدامات اور ذرائع بھی تجویز کرے گا اور پارلیمنٹ کو اس سمت میں ہونے والی پیش رفت سے بھی آگاہ کرے گا۔

# نفاذِ شریعت بل ۱۹۸۵ء

## بل کے بارے میں ۲۴/ اپریل ۸۶ء تک آراء بھیجنے کی ہدایت

قاضی عبداللطیف و مولانا سمیع الحق، سینیٹروں نے ۱۳ر جولائی ۱۹۸۵ء کو سینیٹ میں نفاذِ شریعت بل ۱۹۸۵ء پیش کیا۔ بل کو پیش کئے جانے کے بعد متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ ۱۰ر نومبر ۱۹۸۵ء کو محرک کی طرف سے زبانی تحریک پیش کئے جانے کے بعد بل منتخبہ کمیٹی کو بھیج دیا گیا تھا۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ ۱۲ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو ایوان میں پیش کی۔

۲۶ر جنوری ۱۹۸۶ء کو یہ بل منتخبہ کمیٹی کی پیش کردہ صورت میں سینیٹ کے زیرِ غور لایا گیا ہے۔ بل حسب ذیل ہے۔

چونکہ قراردادِ مقاصد کو جو کہ سابقہ دساتیر میں بطور تمہید کے رکھی گئی ہے جناب صدرِ مملکت نے اپنے صدارتی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے دستور مستقل کا حصہ قرار دے دیا۔

اور چونکہ قراردادِ مقاصد میں اس ملک کا حاکمِ اعلیٰ تشریعی اور تکوینی دونوں حیثیتوں سے رب العالمین خالقِ کائنات کو تسلیم کیا گیا ہے۔

اور چونکہ یہ ملک مسلمانوں کی عملی زندگی کو قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے کے لیے معرضِ وجود میں لایا گیا ہے۔

اور چونکہ اس ملک کے باشندوں کے ساتھ یہ عہد کیا گیا کہ یہاں قرآن و سنت کا قانون زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور نافذ ہوگا۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اور چونکہ موجودہ ریفرنڈم اور انتخابات میں عوام نے صدرِ مملکت اور پارلیمنٹ کو شریعت کے عملی نفاذ کے لیے منتخب کیا ہے۔

لہٰذا اب حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے :

۱- مختصر عنوان، وسعت اور آغازِ نفاذ- (۱) یہ ایکٹ نفاذِ شریعت ایکٹ ۱۹۸۵ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

۲- یہ پورے پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

۳- یہ ( *** ) فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

## ۲- تعریف - اس ایکٹ میں شریعت سے مراد :

(الف) دین کا وہ خاص طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اپنے بندوں کے لیے مقرر کیا ہے۔

(ب) شریعت کا اصل ماخذ قرآنِ پاک اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(ج) کوئی حکم یا ضابطہ جو اجماعِ امت سے ثابت اور ماخوذ ہو، شریعت کا حکم متصوّر ہوگا۔

(د) ایسے احکام جو امت کے مسلّمہ اور مستند فقہاء (مجتہدین نے قرآنِ پاک، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماعِ امت کے قیاس و اجتہاد کے ذریعے مستنبط کر کے مدوّن کیے ہیں شریعت کے احکام متصوّر ہوں گے۔

**۳- کوئی مقننہ شریعت کے خلاف قانون نہیں بنائے گی** : مقننہ کوئی ایسا قانون یا قرارداد منظور نہیں کر سکے گی جو شریعت کے احکام کے خلاف ہو۔ اگر کوئی ایسا قانون یا قرارداد منظور کر لی گئی تو ( *** ) اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔ ( *** )

**۴- عدالتیں شریعت کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کریں۔** ملک کی ( * ) عدالتیں ( *** ) تمام امور و مقدمات میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابند ہوں گی ( *** )

**۵- وفاقی شرعی عدالت کا دائرۂ اختیار** : وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار سماعت و فیصلہ بلا ( * ) استثنیٰ تمام امور و مقدمات پر حاوی ہوگا۔ ( *** )

**۶- شریعت کے خلاف احکامات دینے پر پابندی :**

انتظامیہ کا کوئی بھی فرد بشمول صدرِ مملکت اور وزیراعظم شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



دے سکے گا۔ (* * *)

۷۔ **عدالتی عمل اور احتساب:**

حکومت کے تمام عمال بشمول صدرِ مملکت (* * *) اسلامی قانونِ عدل کے مطابق عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوں گے۔

۸۔ حذف کر دی گئی۔

۹۔ **غیر مسلم کو تبلیغ کی آزادی:** غیر مسلم باشندگانِ مملکت کو (* * *) اپنے ہم مذہبوں کے سامنے مذہبی تبلیغ کی آزادی ہو گی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون کے مطابق کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

۱۰۔ **علماء کو جج مقرر کیا جائے گا:** تمام عدالتوں میں حسبِ ضرورت تجربہ کار جید اور مستند علماءِ دین کا بحیثیتِ جج اور معاونینِ عدالت تقرر کیا جائے گا۔

۱۱۔ **ججوں کی تربیت کے انتظامات:** علومِ شرعیہ اور اسلامی قانون کی تعلیم اور ججوں کی تربیت کا ایسا موثر انتظام کیا جائے گا کہ مستقبل میں علومِ شرعیہ اور خصوصاً اسلامی قانون کے ماہر جج تیار ہو سکیں۔

۱۲۔ **قرآن و سنت کی تعبیر:** قرآن و سنت کی وہی تعبیر معتبر ہو گی جو اہلِ بیت عظام، صحابہ کرامؓ اور مستند مجتہدین کے علمِ اصولِ تفسیر اور علمِ اصولِ حدیث کے مسلّمہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہو۔

۱۳۔ **عمالِ حکومت کے لیے شریعت کی پابندی:** انتظامیہ، عدلیہ، مقننہ کے ہر فرد کے لیے فرائضِ شریعت کی پابندی اور محرماتِ شریعت سے اجتناب کرنا لازم ہو گا۔

۱۴۔ **ذرائع ابلاغ کی تطہیر:** تمام ذرائع ابلاغ کو خلافِ شریعت پروگراموں، فواحش اور منکرات سے پاک کیا جائے گا۔

۱۵۔ **حرام کمائی پر پابندی:** حرام طریقوں اور خلافِ شریعت کاروبار کے ذریعہ دولت کمانے پر پابندی ہو گی۔

۱۶۔ **بنیادی حقوق کا تحفظ:** شریعت نے جو بنیادی حقوق باشندگانِ ملک کو دیے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔ (* * *)

۲۔ **بل کی اغراض و وجوہ بھی حسبِ ذیل ہیں:** مملکتِ خداداد پاکستان ایک



© rasailojaraid.com

نظریاتی ملک ہے۔ اس کی بنیاد اسلام کے نظریہ پر قائم ہے۔

اس مسودہ قانون کی غرض وغایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملک کے اسلامی نظریہ کا استحکام ہے۔

اہلِ ملک کو جو بلا امتیاز عرصہ سے اس نظام کے لیے بے چین ہیں مطمئن کرنا ہے۔

ملک میں صحیح اسلامی معاشرہ کے ذریعہ امن وامان اور اسلامی مساوات قائم کرنا ہے۔

۴۔ ۲۶ جنوری ۱۹۸۶ء کو منعقد ہونے والے سینٹ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بل پر تین ماہ کے اندر یعنی ۲۵ اپریل ۱۹۸۶ء تک رائے عامہ حاصل کرنے کے لیے اسے مشتہر کیا جائے۔

۵۔ عوام میں سے کوئی شخص یا کوئی ادارے یا انجمنیں وغیرہ جو بل کی تمام یا اس کی کسی دفعہ پر اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں، وہ اپنی رائے سیکرٹری، سینٹ سیکرٹریٹ، عمارت بینک دولت پاکستان۔ اسلام آباد کو زیادہ سے زیادہ ۲۵ اپریل ۱۹۸۶ء تک بھیج سکتا ہے۔

---


ردِ تقلید اور حدیث کے حجتِ شرعیہ ہونے پر

# حجیتِ حدیث

شیخ ناصر الدین البانی کی مایہ ناز کتاب

ضخامت — ترجمہ — قیمت

۸۸ صفحات — حافظ عبدالرشید اظہر — ۹ روپے صرف

ناشر: ادارہ محمدیہ ۹۹ جے۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور


---

اگر آپ کے نام آنے والے رسالہ پر:

"اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہے۔"

کی مہر لگی ہے، تو براہِ کرم پندرہ یوم کے اندر اندر اپنا زرِ سالانہ دفتر کے نام روانہ فرما دیں۔ بصورتِ دیگر وی پی کا انتظار فرمائیں — شکریہ!

(مینیجر)